جمع و ترتیب - محمد اقبال قریشی - ہارون آباد

معارف اشرفیہ

بروایت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری قدس سرہٗ

اشراف نفس کی تعریف فرمایا ہمارے حضرت مولانا تھانویؒ یہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ کسی چیز پر نظر گئی اس طرح گر جانا کہ اس کے نہ ملنے پر دل میں ناگواری پیدا ہو اور اگر دل راغب ہوا لیکن اس کے نہ ملنے پر کوئی ناگواری نہ ہوئی تو یہ اشراف نفس نہیں ہے۔

(معرفت الٰہیہ صہ ۱۰۴)

مذاق قلندری کی تحقیق حضرت مرشدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ رہ قلندر ایک خاص اصطلاح ہے۔ قلندر یہ ایک طبقہ اولیاء اللہ میں ہوتا ہے جو ایک خاص مذاق اور مخصوص رنگ نسبت سے مشرف ہوتا ہے جن اولیاء اللہ کو ہر وقت حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ ایک خاص کیفیت استحضار کی نصیب ہوتی ہے اور ان کے سر پر نسبت کا گویا ایک پہاڑ رکھا ہوتا ہے ایسے حضرات بظاہر تکثیر نوافل اور تکثیر وظائف میں مشغول نظر نہیں آتے لیکن ان کے باطن پر کسی وقت غفلت اور ذہول طاری نہیں ہوتا ہے یہ حضرات تکثیر اوراد و وظائف سے زیادہ اس کا اہتمام رکھتے ہیں کہ قلب ایک لمحہ کو بھی حق تعالیٰ شانہ سے غافل نہ ہو اور اسی مذاق کا نام مذاق قلندری ہے۔ (معرفت الٰہیہ صہ ۱۱۱)

مقرب اور اُجرت دار کا فرق ایک بار میں نے حضرت مرشدیؒ سے عرض کیا کہ حضرت ایک بار درود شریف پڑھنے کی فضیلت میں وارد ہے کہ دس نیکیاں ملتی ہیں دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ اور تلاوت قرآن شریف کے متعلق اس قدر فضائل وارد نہیں ہیں۔ تو عجیب جواب ارشاد فرمایا کہ ایک اُجرت دار ہوتا ہے اور ایک مقرب بادشاہ ہوتا ہے مقرب کی تنخواہ تو کچھ نہیں ہوتی مگر بڑے بڑے تنخواہ دار حتّٰی کہ گورنر اور وزراء تک مقرب سے کانپتے ہیں اور اپنے اہم امور میں مقرب بادشاہ سے سفارش کراتے ہیں۔ درود شریف کے جس قدر فضائل ہیں وہ سب اجرت کے تحت وارد ہیں اور قرآن شریف کی تلاوت کا صرف ایک ثمرہ انعام قرب تمام فضائل پر فوقیت رکھتا ہے۔"

قربت اور اجرت کا فرق فرعون مردود بھی سمجھتا تھا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے مقابلہ کے لئے اپنے بڑے بڑے جادوگروں کو بلایا تو انہوں نے فرعون سے یہ کہا قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ

الغٰلِبِیْنَ ۔ یعنی اگر یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں غالب آ گئے تو کیا ہم کو کچھ اجر ملے گا قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۔ تو فرعون نے جواب دیا بے شک نہ اس وقت میرے مقرب لوگوں میں سے ہو جاؤ گے چونکہ سلطان کا مقرب ہونا بہت بڑا انعام ہے اس وجہ سے فرعون نے جادوگروں کو انعام عظیم کا لالچ دیا۔ کسی خزانہ یا سلطنت کا کوئی حصہ لکھنے کا وعدہ نہیں کیا کیونکہ یہ انعام قرب سے گھٹیا درجہ کی چیزیں تھیں اور اس وجہ سے فرعون کی آبرو اور جان اور سلطنت سب خطرے میں تھیں اس لئے اس کے ذہن میں سب سے بڑا جو انعام تھا جھٹ اس کا وعدہ کر دیا۔

(معرفت الٰہیہ صہ ۱۰۲ و صہ ۱۰۳)

موت کا استحضار ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سہ دری میں حضرتؒ کے خاص حجرہ کے سامنے ایک تختی پر یہ دو شعر بخط جلی لکھے ہوئے تھے ؎

رہ کے دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت موت کا دھیان بھی لازم ہے کہ ہر آن رہے
جو بشر آتا ہے دنیا میں یہ کہتی ہے قضا میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے

(معرفت الٰہیہ صہ ۱۸۱)

حضرت حکیم الامت تھانویؒ کا اکہتر سال کی عمر میں ایک معمول سے رجوع حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ بڑے محقق عارف تھے اور علی درجہ حق پرست تھے حضرت کے یہاں پہلے ضابطہ تھا کہ جب کوئی وارد آئے تو بدوں سوال کئے خود بتائے کہ میں فلاں ہوں۔ فلاں جگہ سے آیا ہوں اور فلاں مقصد کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ لیکن جب حضرت والا کی نظر مبارک سے یہ حدیث گذری بِالدَّاخِلِ دَهْشَةٌ تَلَقَّوْهُ بِمَرْحَبًا (الدیلمی) یعنی نئے آنے والے کو اجنبیت کے سبب ایک قسم کی حیرت زدگی بدحواسی ہوتی ہے سو اس کو آؤ بھگت کے ساتھ ملا کرو، تاکہ اس کی طبیعت کھل مانوس ہو جائے اور حواس بجا ہو جائیں اور ہر قول و فعل کا موقع سمجھ کر نہ خود پریشان ہو نہ دوسرے کو پریشان کرے۔

حضرت والا نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث میری نظر سے اس وقت گذری جب کہ میری عمر ۷۱ سال کی ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ نے حدیث کی برکت سے مجھے توفیق عطا فرمائی کہ اب آنے والے سے میں خود اس کا مقام اور غرض آمد اور اس مقام پر جو مشغلہ تھا اس کو پوچھ لیا کرتا ہوں اس سے ضروری حالت معلوم ہو جاتی ہے اور وہ مانوس ہو جاتا ہے۔ کیسی حق پرستی تھی کہ اپنا کیا چھٹا سب بیان فرما دیا۔ اہل حق کی یہی شان ہوتی ہے کہ خلق سے نظر اٹھ جاتی ہے صرف رضا حق مقصود ہوتی ہے (معرفت الٰہیہ صہ ۳۱۶)

حق سبحانہ و تعالیٰ ہم سب کو بھی اسی طرح اتباع سنت کا حریص بنائیں اور تا دم زیست حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشتے رہیں آمین۔ سہ الٰہی کے طرز عمل پر ہوائے خدا جینا۔ وَيَرْحَمُ اللهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنَا